اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ رمئی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تا حال دردِ نقرس کی تکلیف ہے۔ اور ضعف بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

وزیر اعظم پاکستان کے عظیم کارناموں پر امریکی مدبرین کا خراج تحسین

واشنگٹن ۵ رمئی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے کہا ہے کہ ایشیا میں قیام امن کے لئے پاکستان و ہندوستان کے درمیان تعلقات کا خوشگوار رہنا بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ کل رات انہوں نے وزیر اعظم پاکستان کے اعزاز میں دعوت دی۔ جس میں انہوں نے مسٹر لیاقت علی خان کو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں سے ایک عظیم شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ دہلی کا معاہدہ آپ کا وہ زبردست کارنامہ ہے کہ اگر میں اس کا عشر عشیر بھی سر انجام دے سکوں تو میں سمجھوں گا۔ کہ ۱۹۵۰ء بہت کامیاب ثابت ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم کی راہنمائی کا حق ادا کر دیا۔ آپ جن مسائل کو حل کر رہے ہیں وہ مشکل بھی ہیں اور اہم بھی۔ وزیر اعظم پاکستان نے امریکی سینیٹ

پاکستان کشمیر میں آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب چاہتا ہے۔ لہذا فضا کو ہموار کرنے کے لئے سر اوون ڈکسن سے حتی المقدور تعاون کریگا (ظفر اللہ)

ہم اس اعزاز پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے کہ پاکستان کا یہ مایۂ ناز فرزند (ظفر اللہ خان) عالمگیر شہرت و فوقیت رکھنے والے پانچ عظیم اشخاص میں شمار ہوتا ہے (نسیم حسن)

لاہور ۵ رمئی۔ آج تعلیم الاسلام کالج میں "اقوام متحدہ اور کشمیر" کے اہم موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا یہ بات کہ دونوں حکومتیں قضیۂ کشمیر کو نپٹا لینے کی ہر وقت مجاز ہیں۔ صرف ایک اخباری نمائندے کے اس سوال کے جواب میں کہی گئی تھی کہ کیا سر اوون ڈکسن کے آنے سے پہلے پہلے دونوں حکومتیں اخراج افواج کے متعلق کوئی سمجھوتہ کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں؟ معلوم ہوتا ہے ایڈمرل چیسٹر ولیم نمٹز کو اس بارے میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس جواب سے جو یہ اندازہ لگایا ہے کہ دونوں حکومتیں خود ہی سارا معاملہ سلجھا لیں گی صحیح نہیں ہے۔ حالات تو یہ ہیں کہ خاص اس بارے میں ابھی حکومت ہند کے ساتھ کوئی ایسی بات چیت یا خط و کتابت بھی نہیں ہوئی ہے کہ جس کی بناء پر یہ امید بھی کی جا سکے کہ سر اوون ڈکسن کے کام میں سہولت پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے مسئلہ کشمیر کے سلامتی کونسل میں جانے سے لیکر آخری اجلاس تک کی کارروائی کا پس منظر اور تفصیلی جائزہ بیان کرنے کے بعد فرمایا پاکستان کا شروع سے ہی یہ اصرار رہا ہے۔ کہ غیر ریاستی فوجوں کو ریاستی حدود سے نکال دیا جائے۔ اور ایسے شرائط و حالات پیدا کئے جائیں۔ کہ ریاست کا ہر باشندہ آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکے۔ ہم بدستور اس پر قائم ہیں۔ اور ایسے ہی آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ اس قضیہ کا فیصلہ چاہتے رہیں۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا [illegible] آنریبل نسیم حسن منسٹر تعلیم حکومت پنجاب تھے۔ آپ نے آنریبل چوہدری صاحب سے پہلے افتتاحی کلمات میں فرمایا۔ اس وقت پاکستان کے مایۂ ناز فرزند اور ہمارے قائد آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ اور وہ اس وقت جس موضوع پر تقریر فرمائیں گے وہ ایک ایسا موضوع ہے۔ جو ہر پاکستانی کے دل کی دھڑکن کے ساتھ زندہ ہے۔ اور اس وقت تک زندہ رہے گا جب تک ہم اسے اپنی خواہش کے مطابق پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا لیں۔ آنریبل چوہدری صاحب نے اس سلسلے میں پاکستان کی جو گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔ وہ رہتی دنیا تک قائم رہیں گی۔ اور ہماری آئندہ نسلیں انہیں ہمیشہ خراج عقیدت پیش کرتی رہیں گی:

تشہد و تعوذ کے بعد آنریبل چوہدری صاحب نے اپنی تقریر کی ابتدا کشمیر کی تاریخ کے اس ورق سے کی جب برطانوی حکومت نے اس خطۂ جنت نظیر کو مہاراجہ گلاب سنگھ کے پاس بیچ دیا تھا۔ پھر ان تمام واقعات کو مجملاً بیان کیا کہ آزادیٔ ہند کے لئے جو بل پاس ہوا تھا اسکے الفاظ واضح تھے کہ ریاستیں جس کے ساتھ چاہیں اپنا الحاق کر لیں۔ [illegible] لیکن لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے رؤسائے حکومت کو جغرافیائی حالات کے پیش نظر الحاق کا مشورہ دیا چنانچہ سوائے ۳-۴ ریاستوں کے سب نے اسے مانا

مسئلہ کشمیر پر ایک نظر

اس کے بعد آپ نے کشمیر کی پرانی تاریخ پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ان پسماندہ کشمیریوں نے جب ۱۰۰ سال کے ظلم و استبداد کے عہد سے نجات [illegible] دیکھی تو سکھ کا سانس لیا. لیکن یہ آزادی کا سانس مہاراج کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ اور انہوں نے اس جذبہ کو کچلنے کے لئے جس [illegible] پر خود فوج کشی کر کے زبردستی اس کو کچلنا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض منچلے جھنجھلا اٹھے وہ اپنے رشتہ داروں کو دریا پار چھوڑ آئے۔ اور ایک انقلابی جدوجہد شروع کر دی۔ آپ نے بتایا کہ اس بات کا اعتراف خود شیخ عبداللہ نے بھی کیا ہے کہ واقعی مہاراج نے بعض جگہوں پر خود حملہ کیا۔ مظلوم عوام کی اس جدوجہد نے ہمسایہ قبائلیوں کو مدد پر اکسایا۔ لیکن مہاراج نے فوراً لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ایک مشروط خط لکھ کر ہندوستان کی فوجیں بلا لیں (جس میں لکھا کہ میں الحاق کی اس لئے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے بغیر امداد حاصل کرنا ممکن نہیں بتایا گیا) یہ درخواست غالباً ۲۶ اکتوبر ۴۷ء کو کی گئی۔ اور اس سے پہلے کیا کچھ کھچڑی پک چکی تھی۔ اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ انتہائی پھرتی کے ساتھ ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو ہندوستانی فوجیں سرینگر میں اترنا شروع ہو گئیں

کشمیر کی آبادی

آپ نے اس سے پیشتر کشمیر کی اصل آبادی کی حقیقت کھولتے ہوئے کہا اس کے متعلق اکثر مغالطہ دیا جاتا ہے بلکہ پچھلے دنوں سر کلاڈ آکنلک نے جو تقریر کی۔ اس میں بھی انہوں نے غلط ہی اعداد و شمار بتلائے تھے۔ دراصل ریاست کے وہ اضلاع جو کشمیر میں شامل ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی آبادی ۹۳ فیصدی ہے۔ باقی جموں میں مسلمانوں کی آبادی ۶۲ فیصدی ہے۔ گویا اگر جموں و کشمیر ریاست کا بحیثیت مجموعی جائزہ لیا جائے۔ تو مسلمانوں کی آبادی ۸۷ فیصدی بنتی ہے

مصالحت کی کوشش ناکام

فوجوں کا ذکر کرنے کے بعد آنریبل چوہدری صاحب نے بتایا کہ کس طرح ہندوستانی فوجوں کے متعلق جونہی قائداعظم کو پتہ چلا انہیں دکھ ہوا۔ اور انہوں نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ایک مصالحانہ پیشکش کی لیکن حکومت ہندوستان نے سات آٹھ دن کے ٹال مٹول کے بعد جواب دے دیا۔ اور پھر پاکستان کی ہر کوشش مصالحت کو ٹھکرانے کے بعد یکم جون ۱۹۴۸ء کو ہندوستان اس قضیے کو سلامتی کونسل میں لے گیا جس پر پہلی بحث ۱۴-۱۵ جون کو شروع ہوئی۔ جب ہندوستان اپنی من مانی تجویز نہ منوا سکا۔ اور مجلس امن اس سے کسی طرح متفق نہ ہوئی۔ تو ہندوستان کے نمائندے نے یہ کہہ دیا کہ مجھے میری حکومت نے واپس بلوا لیا ہے۔ جس پر کولمبیا کے نمائندے نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ خود ہندوستانی رکن کے کہنے کے مطابق کشمیر تو جل رہا ہے لیکن وہ اس وقت کو سفر میں ضائع کرنا چاہتا ہے۔"

ہندوستان کی روش

اس کے بعد آنریبل چوہدری صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پہلے اجلاس سے آخری اجلاس تک بتایا کہ کس طرح سب سے پہلے ہندوستان نے ۱۳ فروری ۱۹۴۸ء والے ریزولیوشن سے پہلو تہی اختیار کی۔ پھر اسے کچھ نرم کیا گیا۔ تو اس نے نیم دلی کے ساتھ ۲۱ اپریل کو کمیشن کی منظوری پر نیم صاد کیا۔ اس کے بعد ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء والی تجویزوں کو یکجائی طور پر مان لینے کے باوجود فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں بعض چیزیں ایسی پیش کیں۔ جن کے متعلق کمیشن کو اپنی رپورٹ میں یہ لکھنا پڑا۔ کہ ہندوستان کی تجاویز جن کو اس نے پاکستان سے خفیہ رکھنے کی ہدایت کی ہے اصل ریزولیوشن کے خلاف ہیں۔ اس پر ہم نے ثالثی کی تجویز پیش کی۔ اور امیر البحر نمٹز کا نام لیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنیکا ابھی سے ماحول پیدا کریں

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدوں پر یہ وضاحت ہو چکی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جو جال وسیع سے وسیع تر بچھایا جا رہا ہے۔ اس کے تمام اخراجات کا بوجھ دفتر اول کی پانچہزاری فوج کے کندھوں پر ہے۔ اور وہی اس بوجھ کو شروع تحریک سے اٹھاتے آ رہے ہیں۔ اور ان میں ایک بڑا حصہ ایسا ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے ششماہی اول کے آخر تک یعنی ۳۱ مئی تک ادا کرتا آیا ہے۔ اور ان کے اس اقدام سے جہاں تحریک جدید کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے اور کام میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں ایسے احباب بھی سابقون الاولون کی فہرست میں آ جاتے ہیں۔

اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے کی رقم ۳۱ مئی تک سو فی صدی پوری ہو جائے۔ تا جہاں یہ امر حضور کی خوشنودی کا موجب ہے۔ وہاں ایسے احباب کے لئے دعا کا بھی محرک ہے اور ایسے احباب کے نام وکیل المال تحریک جدید حضور میں دعا کے لئے پیش کرتا ہے۔ پس آپ کا وعدہ اگر پورا نہیں ہوا۔ تو آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں کہ ۳۱ مئی تک آپ کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اپنے میٹرک پاس بچے مدرسہ احمدیہ میں بھجوائیں

پنجاب یونیورسٹی میں یہ تجویز زیر غور ہے کہ مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے میٹرک کی شرط کر دی جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس سال مدرسہ احمدیہ میں صرف وہ بچے داخل کئے جاویں جو میٹرک پاس ہوں۔ ایسے بچے چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان دے سکیں گے انشاء اللہ۔ اس سال صرف ایک محدود تعداد طلبہ کی داخل کی جائے گی۔ اسلئے میٹرک کا نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی آپ فیصلہ فرمالیں کہ آپ نے اپنے بچے کو خدمت دین کے لئے پڑھانا ہے۔ مدرسہ و جامعہ میں تعلیمی فیس کوئی نہیں۔ خوراک و رہائش وغیرہ کے لئے عنہ ۲۰ تا ۲۵ روپے ماہوار خرچ آتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ)

ربوہ مرکز احمدیت میں مستقل رہائش اور خدمت سلسلہ کیلئے موقعہ

دفتر دارالقضاء میں ایک کلرک جو میٹرک پاس ہو گریڈ ۳۰-۲-۵۰ اور ایک دفتری تعلیمیافتہ گریڈ ۲۰-۱-۲۵ کی مستقل طور پر ضرورت ہے ۔/۱۴ روپے ماہوار قحط الاؤنس بھی ملے گا۔ جو احباب کام کرنا چاہیں۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ جلد درخواست بھیجدیں

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضرورت ہے

دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ہاکنری (سندھ) میں ایک سٹورکیپر اور ایک ٹرنر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔

ان اسامیوں پر کام کرنے کے خواہش مند اصحاب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر علاقہ کی تصدیق کے ساتھ اور معہ اپنی لیاقت اور تجربہ کی سرٹیفکیٹ کی نقول کے مینیجر صاحب دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر (سندھ) کی خدمت میں ارسال فرمائیں"

(محمد رفیق علی عنہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کا تقرر

مندرجہ ذیل قائدین خدام الاحمدیہ کا تقرر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا ہے ان کو چاہیئے کہ جلد از جلد کام کا چارج سنبھال کر کام شروع کر دیں۔ ان کو علیحدہ بذریعہ خطوط بھی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام مجلس	نام قائد
لاہور	خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل
کہوٹہ ضلع راولپنڈی	محمد دین صاحب انور
بھلوال ضلع سرگودھا	چودھری نذیر حسین صاحب
چک $\frac{58}{3}$ ضلع لائل پور	چوہدری عمر حیات صاحب
چک $\frac{276}{}$ گوکھووال	چوہدری بشیر احمد صاحب
بھاں ورک ضلع سرگودھا	حافظ ابوذر صاحب
ستھالوانہ ”	رشید احمد صاحب
بھابن جوبا ”	لہر خان صاحب
اوردمہ ”	صوفی نور احمد صاحب
کھیوڑہ ضلع جہلم	محمود احمد صاحب
عارف والا ضلع منٹگمری	ماسٹر چراغ الدین صاحب
چک ۲۷۰ سندھ	محمد یوسف صاحب
سہاوہ ضلع گوجرانوالہ	چوہدری عطاء اللہ صاحب
چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)	محمد یوسف علی صاحب
ڈیرہ غازیخاں	فضل الرحمن صاحب چغتائی

مجالس اطفال احمدیہ کا قیام — اور — قائدین خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی مجالس اطفال احمدیہ کا قیام بھی ضروری ہے۔ یہی وہ بچے ہیں۔ جنہوں نے چند سال بعد سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنی ہیں۔ اور سلسلہ کے وقار کو قائم رکھنا ہے۔ ان کی اس عمر میں ایسی تربیت ہونی ضروری ہے۔ جس کے بعد یہ بچے جماعت کی حقیقی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوں۔ ان کی جسمانی۔ روحانی اور اخلاقی تربیت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام احمدیہ کے ذمہ لگائی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر شاخ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اطفال کی تنظیم کرے۔ اور ان کی تربیت کے لئے خدام میں سے بڑی عمر کے خادم کو بطور مربی مقرر کرے۔ جو ان کی تربیت کے ذمہ وار ہوں۔

مجلس مرکزیہ نے اطفال کی تربیت کے لئے ایک مفصل پروگرام تیار کر لیا ہے جسے عنقریب طبع کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

اطفال نے بڑے ہو کر سلسلہ کے مالی بوجھ کو بھی برداشت کرنا ہے اس کے لئے ابھی سے ان کو اس قسم کی عادت ڈالنی ضروری ہے۔ اس کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل شرح مقرر فرمائی ہے۔

ہائی کلاسز کے طلباء سے	۱/-
مڈل کلاسز کے طلباء سے	۱/-
پرائمری کلاسز کے طلباء سے	/-

اطفال اپنا چندہ اپنے مربی یا سائق کے ذریعہ ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے پاس جمع کرائیں۔

اطفال کی تنظیم کے مقامی اخراجات مثلاً کاغذ۔ قلم دوات۔ رجسٹر وغیرہ کے لئے کل چندہ کا ایک چوتھائی رکھا جا سکتا ہے۔ جس کے اخراجات کا حساب باقاعدہ رکھا جانا ضروری ہے۔ بقیہ تین چوتھائی چندہ مرکز میں آنا ضروری ہے تا اطفال کی تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے خرچ کیا جا سکے۔

مجالس خدام الاحمدیہ اپنی رپورٹ بھجواتے وقت اطفال کی تعداد اور تنظیم کے متعلق مفصل اندراج کیا کریں۔ قائد مجلس ہی مجلس اطفال کی تنظیم اور تربیت کا ذمہ دار ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۶ر مئی ۵۰ء

جاودانی اقدار

ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں عرض کیا ہے۔ کہ قرآن کریم کے کثیر التعداد احکام کی بنیاد انفرادی ملکیت کے تصور پر رکھی گئی ہے۔ جو لوگ بیرون اسلام کے نظریات کے زیر اثر انفرادی ملکیت کے خلاف جدو جہد کر رہے ہیں ضرور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ انفرادی ملکیت مقدس شے نہیں۔ ان کی رائے صرف زمین کی ملکیت تک ہی محدود نہیں ہے۔ چنانچہ آفاق کے مقالہ نگار جن کے تبصرہ پر ہم نے گذشتہ اشاعتوں میں تبصرہ کیا ہے۔ اپنے اس مقالہ میں فرماتے ہیں:-

"مرزا صاحب نے بار بار لکھا ہے کہ کارخانوں اور تنخواہوں۔ اور کوٹھیوں کو کیوں زیر بحث نہیں لایا جاتا۔ بے شک ان کو زیر بحث لایا جائے۔ مگر اس خلط مبحث سے بھی اصلی بحث اپنے مقام پر قائم رہتی ہے۔ کارخانے ابھی بن رہے ہیں ان کی ترقی کے لئے سرمایہ کا رخ ادھر پھیرنے کے لئے جو ذرائع ضروری ہیں۔ استعمال کئے جانے چاہئیں تنخواہیں ملکیت نہیں۔ اجرت کی صورت رکھتی ہیں۔ کوٹھیاں اور تنخواہیں ذرائع پیداوار نہیں لیکن ان کی متوازن تقسیم بھی ضروری ہے۔ مگر زمین ذریعہ پیداوار ہے۔ اور ایک مستقبل قدر ہے۔ زمین ہمیں حاصل ہے اس حاصل کی تقسیم انصاف سے کرنا پہلی ضرورت ہے"۔

ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ کہ انفرادی ملکیت کو اڑانے میں کس چیز کو اولیت حاصل ہے۔ اور کس کو نہیں ہے۔ اور ہم اس بات کو بھی زیر بحث نہیں لانا چاہتے۔ کہ مارکس نے تو پہلے صنعتی کارخانوں ہی کے مد نظر اپنا اقتصادی اصول وضع کیا تھا۔ بعد میں لینن وغیرہ نے روس کے حالات کے پیش نظر اس کو زمین پر بھی چسپاں کر دیا۔ اور ہم اس بات کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ یہ طرز و ترتیب روس کی روش انقلاب سے ہی اخذ کی گئی ہے۔ اور نہ ہم اسکی دوسری غلطیاں بتانا چاہتے ہیں۔ ہم جو بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مقالہ نگار دیر یا سویر تمام قسم کی انفرادی ملکیت کو مٹا دینے کے حق میں ہیں۔ اور آپ کی تمام توجہ اس مادی جنت کے حصول کی طرف ہے۔ جو خالص مادہ پرست ذہنیت کا ہی جدید ترین تصور ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ کسی کو ایسا تصور پالنے کا حق نہیں ہے۔ ہر انسان کا حق ہے۔ کہ جو بات اسکی سمجھ میں صحیح ہے۔ اس پر قائم رہے۔ اور اس کو ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اور دوسروں کو بھی اس کا قائل کرے مگر یہاں سوال اسلام اور قرآن کریم کا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ فرض کیجئے۔ ایک اسلامی ملک میں تمام انفرادی ملکیت ممنوع قرار دے دی جاتی ہے۔ اور ہر ذریعہ پیداوار کو قومی ملکیت بنا لیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہاں قرآن کریم کی کیا حیثیت رہ جائیگی۔ جس کے بہت سے احکام انفرادی ملکیت کی بنا پر وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً اگر ایسے ملک میں ایک قرآن کریم کا طالب علم اپنے استاد سے یہ سوال کریگا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیا فرما دیا ہے۔ کہ چوری نہ کرو۔ کسی کا مال دھوکے سے نہ کھاؤ۔ اپنا مال غریبوں اور یتیموں کو بھی دو۔ جہاد میں اپنے مالوں کے ساتھ قربانیاں کرو۔ اور کبھی یہ کہ مال و دولت خزانہ نہ کرو۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ۔ ان کے مال کی حفاظت کرو۔ ہاں اگر نادار ہو۔ تو کچھ معاوضہ تم اس سے لے سکتے ہو۔ یہ اور اس طرح کے سینکڑوں دوسرے احکام جو قرآن کریم میں دیئے گئے ہیں۔ ان کا کیا مطلب ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو اتنا بھی نعوذ باللہ علم نہیں۔ کہ افراد کے پاس مال ہے ہی کہاں۔ جس کے متعلق یہ احکام دیئے گئے ہیں۔ تو بتایا جائے۔ کہ ایسے مستفسر کو استاد کیا جواب دے سکیگا۔ تمام ذرائع پیداوار تو حکومت کے پاس ہونگے۔ مارکسی جنت کے مطابق تو افراد کو حسب ضرورت ہی دیا جائیگا۔ اور سب کو حسب ضرورت ملے گا۔ روس نے جو بعد میں ترمیم کر کے کہ سب کو بقدر قابلیت دیا جائے۔ مارکسی جنت کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہے۔ ہم اس کا ذکر نہیں کر رہے۔ ہم تو اس انتہائی منزل مقصود کا ذکر کر رہے ہیں۔ جو اشتراکیت کے پیش نظر ہے۔ خواہ وہ قابل عمل ہے یا نہیں سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ جب تمام انفرادی ملکیت ختم ہو جائیگی۔ تو قرآن کریم کے یہ احکام جو انفرادی ملکیت کو جائز تصور کر کے اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ نعوذ باللہ مضحکہ خیز بن جائیں گے یا نہیں؟ کیا یہ بات مضحکہ خیز نہ ہوگی۔ کہ معاشی حالات تو ایسے ہوں گے۔ کہ انفرادی ملکیت اڑ جانے کے ساتھ چوری کا تصور بھی مفقود ہو جائے گا۔ اور جب لوگ قرآن کریم پڑھینگے۔ تو اس میں لکھا ہوگا۔ چور کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ سن کر تمام مجلس زعفران زار نہ بن جائیگی؟ اور اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر نعوذ باللہ سننے والے ہنسی نہ اڑائیں گے؟ سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ کہیں گے (نعوذ باللہ) پرے بھی پھینکو اس دقیانوسی کتاب کو جس میں لکھا ہے۔ کہ مما رزقنھم ینفقون۔ یا تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم۔ وہ کہیں گے۔ اس کے لکھنے والے کو (نعوذ باللہ) اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔ کہ تمام مال تو حکومت کے پاس ہے ہمیں تو پیداوار میں سے صرف اپنی ضروریات کے لئے ملتا ہے۔ اور سب کو ملتا ہے۔ ہم اسکی راہ میں مال سے کس طرح مجاہدہ کریں۔ جیب ہمارے ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ کان۔ دماغ کے پیدا کئے ہوئے تمام مال پر سے پہلے ہی ہمارا تصرف بحق سرکار ضبط ہے۔ تو اب خدا کی راہ میں مال سے مجاہدہ کرو کے معنی کیا ہوئے۔ جس کتاب کا اس طرح اعتبار ہی ساقط ہو جائے گا۔ تو اس کے نازل کرنیوالے کو کون مانے گا۔ انفرادی ملکیت کے ختم ہونے کے ساتھ ہی مکمل دہریت نہ آ جائیگی؟

اور اسلامی ملک میں مسلمان علمائے حق کا۔ تو کوئی نام لینا بھی پسند نہ کریگا۔ جو انفرادی ملکیت کی برائیوں کو بھی نہ سمجھ سکے۔ بلکہ مارکس اور اس کے موجودہ نائب کی پرستش اسی طرح شروع ہو جائیگی۔ جس طرح فرعون و نمرود کی پہلے ہوتی تھی۔ اور لینن و سٹالین کی اب روس میں ہو رہی ہے دور جانے کی ضرورت ہی نہیں مقالہ نگار تو اب بھی صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ فتویٰ بڑی بیکار ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول پاک صلعم کے عہد میں صورت حالات کیا تھی۔ اس وقت کے معاشرے کو مضبوط اور متوازن بنانے کے لئے کیا ذرائع استعمال کئے گئے۔ لہذا کے فتاویٰ بعد کے حالات کے آئینہ دار ہیں۔ جاودانی اقدار تو توازن کی آئینہ دار ہیں۔ اور یہ قرآنی اقدار ہیں"۔

گویا رسول پاک صلعم نے اور ائمہ حق نے تو قرآنی جاودانی اقدار کا لحاظ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے زمانے کے حالات کا لحاظ کیا ہے۔ قرآن کی جاودانی اقدار کا لحاظ تو اب آ کر مارکس اور لینن وغیرہ نے کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ انفرادی ملکیت کی بنا پر جو قرآن نے احکام دیئے ہیں۔ یہ (نعوذ باللہ) محض فریب نظر تھا۔ فریب نظر ہے اور قیامت تک فریب نظر ہی رہے گا۔ اصل جاودانی اقدار تو وہی ہیں۔ جو دہریت نے دریافت کئے ہیں۔ اور قرآن کریم کی عبارت اسکی متحمل ہو یا نہ ہو۔ کسی نہ کسی طرح ان کو اس میں گھسیڑ دینا چاہیئے۔ مارکس لینن سٹالین کی تحقیقات یہی کہتی ہے۔ کہ اب انفرادی ملکیت اڑائے بغیر معاشرہ متوازن ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر قرون اولیٰ میں جدلی فلسفہ صحیح نہیں بیٹھتا۔ تو یہ ان لوگوں کی سینہ زوری ہے۔ جنہوں نے انفاق جیسی غیر ضروری چیز کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دے دی تھی۔ غضب ہے کہ یہ غیر حق چیز تیس سال متواتر فائق رہی۔ اور مارکس کی جدلی تحقیقات کے نتائج جو سراسر تاریخی حق ہیں۔ کرہ ارضی کی چپہ بھر زمین میں بھی ایک سیکنڈ کے لئے بروئے کار نہیں آ سکے۔ یہاں تک کہ روس بھی رجعت قہقری کی پھسلن پر پھسلتا پھسلتا شہنشاہیت کی آغوش میں جا رہا ہے۔ روس کو اس تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ان بے خدا نظریات کو اپنا لیں۔ اور نعرہ لگائیں۔ کہ یہ تو قرآن کریم میں پہلے ہی لکھا ہے۔ قرآن کریم کا تقدس ہی اب ان بے خدا اور ملحدانہ نظریات کی فوقیت دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ ہمیں اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ اس کا فائدہ ہی کیا ہے؟

امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں امریکہ مشن کا نیا پتہ

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سلسلہ احمدیہ کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں مشن کے دفتر اور مسجد کے لئے جو ایک موزون عمارت نہایت عمدہ حلقے میں خریدنے کی توفیق عطا کی ہے۔ امریکہ مشن کا مرکزی دفتر اب اس عمارت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام کے علم کے لئے نیا پتہ درج ذیل ہے:-

The Ahmadiyya
Movement in Islam
2141 Leroy place N.W.
Washington D.C.
U.S.A

خاکسار خلیل احمد ناصر مبلغ انچارج
امریکہ مشن

ذکر حبیب

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

یہ تقریر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقدہ قادیان میں فرمائی

(۳)

یاد رکھو کہ یہ مقام رفیع آپ کو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ کی محبت میں فنا ہو کر ملا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا یہ مقام ہے کیونکہ آپ تو حضور کے ایک غلام ہیں۔ اور آپ کو اس غلامی پر فخر اور ناز ہے۔ اور یہی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں اس کا اظہار فرمایا۔

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

میں کہہ رہا تھا۔ کہ آپ بدو شعور سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اطاعت میں محو تھے اور یہی آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی جوانی کے آغاز میں ایک نظم لکھی جس میں اپنے تعلق باللہ کا اظہار اس طرح پر فرمایا۔

(۱) من نہ دادم برائے تو زادم
ہست عشقت غرض ز ایجادم

(۲) روئے دلدار برد دلی من تافت
دل من مقصد دو عالم یافت

(۱) مجھے تو میری ماں نے تیرے ہی لئے جنم دیا ہے
میری تو پیدائش کی غرض ہی تیرا عشق ہے

(۲) میرے محبوب نے میرے قلب پر جلوہ نمائی کی
اور میرے دل نے دونوں جہان کے مقصد پا لئے

میں کہاں تک اس نغمہ کو سناؤں جو انسانی روح کی بالیدگی اور پرواز کا موجب ہے۔ میں آپ کو کہوں گا کہ آپ کے کلام کو پڑھو آپ کی تصانیف کو پڑھو اور کم از کم تین مرتبہ پڑھو۔ اس لئے کہ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جو شخص میری کتابوں کو کم از کم تین مرتبہ نہیں پڑھتا۔ مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ میں نے آپ کے کلام کا مفہوم پیش کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ آپ کی کتابوں کے پڑھنے سے دل میں سرور اور ایک خاص قسم کا نور پیدا ہوتا ہے۔ علمی معارف کھلتے ہیں۔ اور ملکی تحریکیں ہوتی ہیں۔ شاید تم میں سے سب اس راز کو نہ جانتے ہوں۔ مگر میں نے اس راز کو سمجھا ہے اور میں اللہ صحیح سمجھتا ہے۔ حضور نے جو لکھا ہے وہ فرشتوں کی معیت میں لکھا ہے۔ روح اللہ ہی آپ پر نازل ہوتی تھی۔ اسی لئے تو کتابوں میں یہ اثر ہے کہ ان کے پڑھنے سے تعلق باللہ کی تحریک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کی محبت اور اس کے ثمرات کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اور پھر بھی وہ ختم نہیں ہو سکتا اور یہی وہ حقیقت تھی۔ جس نے آپ پر دنیا کی محبت اور ہر قسم کے دنیوی مناصب و اقتدار کی خواہش کو آپ کے دل سے نکال دیا تھا۔ اور آپ کو کامل انقطاع الی اللہ اور تبتل کا مقام حاصل ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک الہام آپ پر یہ بھی ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا۔ انت

مِنّی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

یہ بیان نہایت لذیذ اور روح پرور ہے۔ اور میں اپنی روح میں ایک جوش اور لذت محسوس کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ کے کلام کی زبور میں سے ان نغموں کو دہراؤں اور دہراتا رہوں۔ جو میرے آقا نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح اپنے رب کے حضور گائے ہیں۔ اور جنہوں نے عرش کو زمین کے قریب کر دیا اور خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں صدائے بازگشت کے طور پر کہا کہ اے احمد! ہم تیری تعریف عرش سے کرتے اور تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ میں نے اور تم سب نے اس عرش کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کے درود کی صداؤں کو فضا میں گونجتے سنا۔ میں تو اس وقت بھی سنتا ہوں

سنو اور اے زمین کا آج کوئی قطعہ ایسا نہیں جہاں آپ کے خدام اور غلام آپ پر درود نہ پڑھتے ہوں یہی وہ درود ہے جو اللہ کے درود اور حمد کی گونج سے پیدا ہوا ہے۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس حمد اور درود کی صداؤں کو اس وقت بھی فضا میں گونجتے ہوئے سنتا ہوں۔ یہ ایک صداقت ہے۔ اور وہ حقیقت ہے خوش اعتقادی محض نہیں میں جو اپنے آقا اور محسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر رہا ہوں۔ اور ربوہ کے جلسہ میں جو ہو رہا ہوگا۔ کیا یہ اسی صدا کی بازگشت نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ عرش سے دے رہا ہے۔ اور کیا دنیا کے ہر حصہ میں آپ کے نام آپ کے لئے درود نہیں پڑھ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے

یصلون علیک ابدال الشام

ایسے وقت کہا جب شام میں آپ کے نام کو کوئی نہ جانتا تھا۔ اور ابدال الشام۔ اللہ تعالیٰ کی اس وحی کی عملی صداقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت کچھ کہتا اور کہتا ہی چلا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو میں آپ کے اخلاق عالیہ اور کمالات کا اظہار حضور کی سیرۃ میں کروں گا۔ وباللّٰہ التوفیق۔ مگر مجھے اپنے مقررہ وقت میں آپ کی سیرۃ کے دوسرے شعبوں پر بھی کچھ کہنا ہے۔ حضور نے جو اپنا نصب العین تجویز فرمایا۔ اس کے ایک حصہ المساجد مکانی و ذٰلک الشّان کے ایک شعبہ پر میں نے کچھ کہا۔ مساجد کو آپ نے اپنا مکان قرار اس لئے دیا۔ کہ آپ کے لیل و نہار اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت ہی میں گذرتا تھا۔ بظاہر آپ اس زمین پر چلتے پھرتے اور دوسرے لوگوں کی طرح کھاتے پیتے تھے مگر آپ کی ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی حمد اور عبادت میں گذرتی تھی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام اور اللہ تعالیٰ کی زندہ کتاب۔ قرآن کریم اور زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و تائید میں ساری دنیا سے ایک قسم کا انقطاع کر چکے تھے جو چیز آپ کو محبوب تھی جو آپ کا مقصد زندگی تھا۔

وہ یہی تھا کہ اسلام کی عظمت اور رسول کریم کا جلال ظاہر ہو نہ صرف آپ نے یہ مقصد حیات سمجھا تھا بلکہ لاکھوں انسانوں کے اندر اس روح کو پھونک دیا اور دنیا کے آخر تک یہ روح اپنا کام کرتی چلی جائے گی۔ اس مقصد کے دو شعبوں محبت با قرآن اور عشق با محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

قرآن مجید کا عشق قرآن مجید سے آپ کو اس قدر عشق تھا کہ بے شمار مرتبہ آپ نے اس کو پڑھا۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ جب کسی مضمون پر قلم اٹھاتے تو سارے قرآن مجید کو اس نقطہ نگاہ سے پڑھ جاتے۔ میرے مکرم بھائی مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ مجھ سے کہا۔ کہ آپ نے قرآن کو اتنی مرتبہ پڑھا ہے کہ شمار نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کے فہم کو آپ نے اپنے خیال اور علم پر موقوف نہیں رکھا۔ بلکہ آپ ہمیشہ اس کے فہم کے لئے دعا کرتے تھے۔ اس لئے کہ آپ کی زندگی میں کشود کار کا ایک ہی حربہ نظر آتا ہے۔

اور وہ دعا ہے

چنانچہ آپ قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں کھڑکی سے آگے دروازے بند کر لیا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس خلوت نشینی اور گوشہ گزینی کی ٹوہ ہوئی جب انہوں نے ایک دن موقعہ پا کر اس مخفی زندگی کے راز کو پایا۔ تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی انہوں نے کیا دیکھا کہ قرآن مجید ہاتھ میں لئے کر آپ مصروف دعا ہیں کہ یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو ہی سمجھائیگا۔ تو سمجھ سکتا ہوں۔

اور جانتے ہو یہ فہم قرآن کی دعائیں کیوں تھیں؟ مجھ سے سنو۔ آپ ان اعتراضات کو سنتے تھے۔ جو پادریوں اور دہریوں اور دوسرے لوگوں کی طرف سے ہو رہے تھے۔ جن کو آپ نے ایک وقت شمار کیا۔ کہ تین ہزار کے قریب ہیں۔ آپ قرآن کریم کی صداقت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال کے اظہار کے لئے بے قرار تھے۔ یہ تڑپ اور اضطراب آپ کی فطرتی تھی۔ اس لئے کہ اس وقت تو آپ مامور نہ تھے۔ آپ ایک عام انسان کی طرح دنیا کے کاروبار میں بظاہر مشغول تھے لیکن چونکہ آپ آگے چل کر اس خدمت پر مامور ہونے والے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطرت میں اس چیز کو پیدا کر دیا۔ اور فہم قرآن کے لئے دعاؤں میں لگے ہوئے تھے۔ ان دعاؤں کا نتیجہ یہ ہوا جو تم شاید تصور کر سکو اور اپنے خیال سے ایک بات کہو گے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ

الرحمٰن علم القرآن

اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور سے آپ کو قرآن کریم کا علم بخشا اور آپ پر وہ حقائق اور معارف کھلے کہ میں الفاظ سے ان کی حد بندی نہیں کر سکتا۔ اور بعض وہ حقائق ہیں۔ جن کے متعلق آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا کہ میں منفرد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فہم قرآن کی بشارت دی تب آپ نے پکار کر کہا سنو!

من ازیار آمدم تا خلق را۔ ایں ماہ تمام
گہ او زمے بینی برینی روز حسرت را

اور قرآن مجید کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا اظہار ان نظموں میں کیا جو اردو۔ عربی اور فارسی میں آپ نے مدح قرآن کریم میں بنائے ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

آپ اگر چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کے مقام کو حاصل کرو۔ تو اسی عشق کی روح کو اپنے اندر پیدا کرو جو قرآن کریم سے آپ کو تھا۔ یہ تمہارے اندر ایک بیداری پیدا کرے گی۔ تمہیں ایمانی سرور بخشے گی۔ قرآن کریم کو پڑھتے ہوئے گویا تم اپنے مولیٰ سے کلام کر رہے ہو گے۔ میں یہ باتیں تمہیں اس لئے نہیں سنا رہا۔ کہ یہ کوئی دلچسپ کہانی ہے۔ اور تمہیں نیند کے لئے سنا رہا ہوں۔ میں تو اسے نفخ صور قرار دیتا ہوں کہ تم سوئے ہوئے ہو اٹھ بیٹھو۔ ایک قیامت قائم ہو چکی ہے۔ اسرافیل نے اپنا صور پھونک دیا ہے۔ نفس دنی کی قبروں میں دبے ہوئے مردوں کے اٹھنے کا وقت آ گیا ہے۔ اور یہ زندگی ہاں ابدی زندگی اور کبھی ختم نہ ہونے والی حیات قرآن کریم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔ (باقی)

مذہب اور سائنس

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب)

۲

چونکہ آسٹریلیا کے متعلق ان سب کو اعتراف تھا کہ یہی مستند تحقیق A.W. Howitt کی ہے اور عصری تمدن کی سند دراصل وہ تحریرات ہیں جو کھدائی سے ملیں۔ اس لئے مسٹر ہاوٹ کی تصنیف کو تلاش کیا گیا۔ چنانچہ ہاوٹ نے گو آسٹریلیا کے باشندوں کی ذہنی کمزوری اور جہالت کے مظاہرے بھی لکھے ہیں مگر ساتھ اصل حقیقت سے بھی آگاہ کیا ہے۔ چنانچہ برخلاف ان حالات کے جو عام طور پر سائنس دان شائع کرتے ہیں مسٹر ہاوٹ لکھتا ہے کہ یہ انٹے قبائل خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو ایک ہے اور سب کا پیدا کرنے والا ہے اور ربوبیت بھی کرتا ہے۔ اس کے احکام انبیاء کے ذریعہ الہاماً نازل ہوئے۔ چنانچہ سب سے پہلے نبی نے کہا ۔ سیمن نگاٹا تھلوروم دتخلوردم ایک داگلوک ایک۔ یعنی سب کو پیدا کرنے والا انجیل یعنی خدا بولتا ہے میرے سینے میں گھنٹی کی صدا کی طرح بونٹ۔ اس میرے سینے میں خدا نے ان کو خبر دی ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک چیز دو دوگانگ ہے جو مرنے کے بعد جزا سزا کے لئے خدا کے پاس جاتی ہے۔ چنانچہ نواہی احکام از قسم ٹوٹم جو ان میں رائج ہیں وہ بھی خدا کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ جو ان پر عمل نہ کرے اس کو خود وہ ... بھی زندہ نہیں چھوڑتے اور مرنے کے بعد بھی بازپرس ہوتی ہے۔ چونکہ لاکھوں سال سے ان میں انبیاء کی بعثت کسی حکمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بند کر دی تھی۔ اس لئے آج تک جتنے نئے رسم و رواج اور بدعات جاری ہیں۔ وہ ان کے سردار آت کو درخت پر چڑھ کر خدا سے بات کر کے جاری کرتے ہیں وہ نوبنیر خدا کے حکم کے بہانہ سے وہ لوگ کسی نئی بات یا حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چونکہ آسٹریلیا وسیع ملک ہے اور بعض علاقوں کے قبائل بوجہ قدرتی روکاوٹوں کے آپس میں مل نہیں سکتے۔ اس لئے زبان میں فرق ہے۔ مگر توحید کی تعلیم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ بعض قبائل خدا کو بوبامی کہتے ہیں۔ اور بعض مامیل یعنی سب کو پیدا کرنے والا۔ اسی طرح نئے گنی جزائر ہیں۔ ان جزیروں میں انبیاء نے توحید کی تعلیم دی اور خدا کا پتہ بتایا۔ مگر جن جزائر اور ممالک میں زیادہ دیر تک انبیاء آتے رہے۔ ان میں ذہنی طور پر زیادہ ترقی ہوتی گئی۔ چنانچہ الاسکہ اور کینیڈا میں خدا کو راوان کہتے ہیں۔ افریقہ میں ملنگو کہتے ہیں۔ اور ان میں ایسے باخدا اور نیک لوگ پائے جاتے ہیں کہ ان کو بھی نفس کی طرف سے جھوٹی خواب نہیں آتی بلکہ نہایت سچی خوابیں آتی ہیں اور مشکلات میں خدا مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ سینکڑوں میل دور سے اپنے قبائل یا گھر کے حالات کا علم خواب کے ذریعہ ہونے پر اس کے مطابق خدا کا شکر یا دعا کرتے ہیں اور من وعن ان حالات کو صحیح پاتے ہیں۔

عاجز کے خیال میں حبشیوں میں احمدیت کی کامیابی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احمدیت کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ لوگ جلد تصدیق و تائید پا لیتے ہیں۔

یہ قدرتی امر ہے کہ بعثت انبیاء میں دیر پڑ جانے کی وجہ سے رجعت اور گراوٹ شروع ہو جاتی ہے اور وہ عبادت جو کہ خالصۃً خدا کے لئے سکھائی جاتی ہے۔ انسان جہالت کی وجہ سے اس میں کئی شریک بنا لیتا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ درست نہیں ہے کہ یہ لوگ ذہنی بے بسی اور جہالت کی وجہ سے تباہیوں قحط و بیماریوں اور خوف و ہراس سے بچنے کے لئے مختلف چیزوں کی پوجا اور بے معنی رسم و رواج میں لگ گئے۔ بلکہ ذہنی لحاظ سے خواہ کتنے ہی وہ لوگ کمزور تھے مگر ذہنی طور پر حوادث اور طوفان کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکال سکے کہ یہ خود بخود نہیں ہے . . . .

. . . .

. . . . بلکہ کسی مقتدر ہستی کا طرف سے بھجوایا گیا ہے جس کے حضور دعا کرنے سے ہم بچ سکتے ہیں۔ پھر وہی ذہن ان اشیاء کی پوجا کرنے لگ جاتے جو حوادث کے سامنے بے دست و پا ہوتے ہیں بلکہ خود بھی ذہنی مصائب میں گرفتار نظر آتے ہیں ایک بدیہی طور سے غلط نظریہ ہے اور قیاس مع الفارق ہے ہاں یہ وجہ معقول ہو سکتی ہے بلکہ حقیقت یہی ہے کہ انسان کو عبادت اور دعا کا طریق خدا نے سکھایا۔ مگر جب سکھانے والے چلے جاتے ہیں تو انسان اپنی ذہنی استعداد کے مطابق اس فطرتی جذبہ کی سیرابی کے لئے وہم پرستی اور بت پرستی میں لگ جاتا ہے اور اس کو سچا سمجھنے کے لئے آسان راستے اور قابو میں رہنے والی چیزوں کی طرف منعطف ہو جاتا ہے۔

غرض ان حالات کا علم ہونے کے بعد حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ باوجودیکہ ابتدائے آفرینش سے خدا اور اس کے کلام کے ناقابل انکار ثبوت موجود ہیں اور خود سائنس دانوں کے اپنے مشاہدہ میں آچکے ہیں۔ یہ لوگ ان حقائق کو پوشیدہ رکھ کر خطرناک تعصب سے کام لیتے رہے ہیں اور آئے دن اپنے گمراہ کن نظریوں کی تائید میں کہ نعوذ باللہ خدا العبد میں انسان نے خود ایجاد کیا خلاف واقعہ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ پرانی تاریخ شاہد ہے کہ جس قوم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ بند کیا اس میں ذہنی اور تمدنی ترقی رک گئی۔ اور یہ غلط ٹھہرتا ہے کہ انسانی ترقی خود بخود جاری ہے کیونکہ ثابت شدہ امر ہے کہ آسٹریلیا کے پرانے باشندوں کو ہر قسم کے حالات میسر تھے۔ دوسرے ممالک اور جزائر کی طرح وہاں کا ماحول حالات۔ موسم غرضیکہ کوئی چیز بھی ان کی ترقی میں روک نہ تھی۔ اسی طرح دوسرے ممالک کا حال ہے مگر جہاں انبیاء کی بعثت کے سلسلہ کے اجراء سے دفعۃً عرب کے ارد گرد تمدن اور علوم و فنون کی ایک نہ رکنے والی رو جاری ہو گئی جس کو لوگ مصری تمدن کہتے ہیں۔ برخلاف ان دجال صفت فلاسفہ کے ادعا کے خود مصر کی کھدائی سے یہ نکلا ہے کہ اس تمدن کو جاری کرنے والا اکیلا خدا یعنی حضرت آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں متمکن تھے۔ جن کے بعد پے در پے انبیاء آتے رہے اور اس طرح موجود مذاہب اور تمدن کی بنیاد رکھی گئی اور آخر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیل دین ہوئی جس کی تائید و تعلیم کے لئے یہ سلسلہ جاری ہے اور پھر اندھیرے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اسی الٰہی سلسلہ کی ہی ایک کڑی ہے۔

چونکہ اس سلسلہ میں ابھی کافی تحقیق کی ضرورت اور نئے نئے حقائق اور انکشافات ملنے کی امید ہے جس کیلئے اکثر مواد دوسرے ممالک میں پڑا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ باری تعالیٰ عاجز کو اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستے سے عاجز کی مشکلات دور فرما دے۔ آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ ——— کام کی رپورٹ

خاص توجہ کیلئے

کسی مجلس کی باقاعدگی اور بیداری کا پتہ اس کے کام کی رپورٹ سے لگتا ہے جب تک مجالس کی طرف سے ان کی مساعی کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں نہیں آئیگی۔ مرکز کو ان کے کام کرنے یا نہ کرنے کا علم کس طرح ہوگا۔ اپنی رپورٹ بروقت بھجوانا اور اپنی مشکلات میں مرکز سے بروقت راہنمائی حاصل کرنا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے۔

خدام الاحمدیہ کی اس وقت قریباً ۲۰۰ مجالس مرکز کے ساتھ ملحق ہو چکی ہیں۔ لیکن صرف ۷۵ مجالس کی طرف سے ماہ مارچ کی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں موصول ہوئی ہے۔ گو یہ رپورٹیں بھی پورے طور پر تسلی بخش نہیں۔ تاہم اس سے یہ تو پتہ چل سکتا ہے۔ کہ ۷۵ مجالس اس وقت کچھ نہ کچھ کام کر رہی ہیں۔ ان کا لائحہ عمل ان کے سامنے ہے۔ اور وہ اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بقیہ ۱۲۵ مجالس کے متعلق مرکز یہی سمجھنے پر مجبور ہے کہ وہ خوابیدہ ہیں جو افسوسناک امر ہے۔

کام تھوڑا ہو یا زیادہ۔ کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہونچ جانی ضروری ہے۔ اگر ایک مرتبہ آپ مختصر رپورٹ بھجوائیں گے۔ تو آئندہ آپ کو یہ خیال تو ہوگا کہ اگلے مہینہ کے لئے آپ زیادہ کام کریں۔ پس رپورٹ کا بروقت مرکز میں بھجوانا اشد ضروری ہے۔ اپریل کی مساعی کی رپورٹ ۱۰ مئی تک ضرور بھجوا دیں۔ (نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا:- (۱) میری ہمشیرہ محترمہ امۃ البشیر بیگم صاحبہ شیخوپورہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ اس لئے درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ نذیر بیگم از گوجرانوالہ (۲) میں ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالمنان جاوید سیالکوٹ (۳) میرے چچا نمونیہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالسلام کارکن دفتر الفضل

۳۱ مئی

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا خاص کیلئے پیش ہو چکی ہے اب احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق دوسری فہرست حضور کی خدمت میں ۳۱ مئی کو انشاء اللہ تعالیٰ پیش کی جائے گی۔

جیساکہ دوستوں کو علم ہے تحریک جدید کا چندہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کیلئے وقف ہے۔ بیرونی مشنوں کو اکٹھے تین ۳ یا چھ ۶ ماہ کے اخراجات بھجوانے کیلئے رقم کا جلد سے جلد اکٹھا ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ اور دوستوں کے وعدے اسی صورت میں سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد ادا کر دیئے جائیں تا اس رقم سے سلسلہ بہتر سے بہتر رنگ میں فائدہ اٹھا سکے۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ وعدوں کی جلد ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں:-

"جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے"

"جس قدر رقم پہلے جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے"

اُمید ہے دوست حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے جلد سے ادا فرمانے کی اور ۳۱ مئی کو حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہونے والی فہرست میں شامل ہونے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے!

نمبر	نام	
۲۳۰۴۶	ملک منظور احمد صاحب	۲۹ مئی
۱۱۴۶	شنطبہ سید بہادر علی صاحب	
۶۱	چوہدری غلام احمد خاں صاحب بھینی سنگھ	
۳۸۷۰	محمد عبداللہ صاحب	"
۱۰۰۴۲	ملک محمد صدیق صاحب	"
۱۲۲۳۷	کیپٹن عبد الحمید صاحب	"
۱۵۵۲۳	عبد السلام صاحب	"
۱۶۱۵۰	مرزا صالح علی صاحب	"
۱۶۳۷۱	اللہ خاں صاحب	"
۱۶۶۵۵	تصدق احمد صاحب	"
۱۶۹۲۵	محمد ابراہیم صاحب	"
۱۷۰۲۶	ملک محمد کریم صاحب	"
۱۷۳۲۱	سید عبد الرحیم صاحب	"
۱۷۶۶۴	بابو محمد عالم صاحب	"
۱۷۶۶۶	چوہدری رشید احمد صاحب	"
۱۷۶۸۸	نذیر احمد صاحب	"
۱۷۹۶۳	مخدوم الطاف احمد صاحب	"
۱۸۰۸۴	چوہدری محمد خاں صاحب	"
۲۰۰۳۳	ملک محمد حنیف صاحب	"
۲۰۶۶۷	سید رحید رشید صاحب	"
۲۱۰۱۷	مختار اللہ صاحب	"
۲۱۳۲۷	رشید احمد صاحب	"
۲۱۳۳۱	خلیفہ عبد المنان صاحب	"
۲۱۳۴۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	"
۲۱۳۵۹	عبد العزیز صاحب	"
۲۱۳۶۴	چوہدری شریف احمد صاحب	"
۲۱۲۶۵	ایس ایم حسن صاحب	"

نمبر	نام	
۲۱۴۲۸	قانتہ شریف صاحبہ	۳۰ مئی
۲۱۷۶۴	ایم اے خالق صاحب	"
۲۱۷۸۵	پریذیڈنٹ صاحب	"
۲۱۷۸۷	غلام نبی صاحب	"
۲۱۷۸۸	حفیظ اللہ صاحب	"
۲۱۷۹۲	خدیجہ بیگم صاحبہ	"
۲۱۹۰۹	عبد الرزاق صاحب	"
۲۱۸۱۰	مبارک احمد صاحب	"
۲۱۹۹۶	خدابخش صاحب	"
۲۲۰۴۳	عبد الحکیم صاحب	"
۲۲۰۴۵	اشفاق احمد صاحب	"
۲۲۰۴۶	نذیر احمد صاحب	"
۲۳۰۰۷	فیروز دین صاحب	"
۲۳۰۰۹	ناصر احمد صاحب	"
۲۳۰۱۰	نذیر احمد صاحب	"
۲۲۰۶۸	منور دین صاحب	"

درخواست دعا

میرا چار ماہ کا بچہ بوجہ اسہال بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں
(خاکسار محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)

ٹیلیفون پر آرڈر ملنے پر مال گھر یا دکان پر سپلائی کرنے کا انتظام ہے

بقیہ صفحہ اول

گروہ اس پر متفق نہ ہوئے۔ کمیشن نے اپنی ناکامی کی رپورٹ دسمبر کے پہلے ہفتے میں پیش کی۔ جس پر ۱۱ و ۱۲ دسمبر کو بحث ہوئی۔ اور ۲۳ دسمبر کو مسٹر مکینا ٹن نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ ہندوستان نے انہیں بھی منظور نہ کیا۔ اور یہ پیچ لگا دی کہ ہمارے اعتراضات کو بطور تر امیم جان کر ان کے ساتھ منظور کیا جائے۔

دو اعتراضات کا جواب

آپ نے کہا ہندوستان کا پہلا مضحکہ خیز اعتراض یہ تھا کہ پاکستان نے پہلے ہی روز سے مداخلت کیوں نہ کی۔ جس کا جواب میں نے دیا کہ واقعی ہم سے غلطی ہوئی۔ اور اس پر ہم نہ صرف نادم ہیں بلکہ اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ ہم پہلے روز ہی مداخلت کر کے معاملات کو درست کر لیتے نہ مہاراجہ کی فوجوں کا ظلم باقی رہتا۔ اور نہ قبائلی وہاں جاتے۔ دوسرا شکوہ یہ ہے کہ پھر مئی میں اپنی فوجیں کیوں بھیجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ جب ہوتے ہوتے اپنا ملک بچانے تک نوبت آ پہنچے۔ تو کسی ملک کے لئے سوائے اس کے اور کیا رہ جاتا ہے کہ وہ کیا کرے باقی رہا یہ مطالبہ کہ ہمیں یہ اطلاع نہ دی کہ تمہاری پیش قدمی کو روکنے کے لئے ہم فلاں فلاں مقام پر اپنی فوج بھیج رہے ہیں تو اسے کیونکر قرین عقل قرار دیا جا سکتا ہے۔

سراوون ڈکسن

آپ نے آخر میں بتایا کہ سراوون ڈکسن کا کام ۱۴ اگست تک کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ فضا کو ہموار پائیں گے۔ تو ایڈمرل جسٹر نمٹز کو بلا بھیجیں گے کہ رائے شماری کرائیں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری جو پاکستان کی اولین خواہش ہے۔ اور جسے ہندوستان تسلیم بھی کر چکا ہے۔ وہی رائے شماری جس کا ذکر ہندوستان کی اس تار میں ہے۔ جو اس نے مہاراجہ کی پہلی درخواست کے جواب میں بھیجی تھی۔ اور جس کا مسٹر مکینا ٹن کی تجاویز میں بوضاحت ذکر ہے۔

آپ نے بتایا کہ اخراج افواج کے بارے میں ہندوستان سے ابھی کوئی گفت و شنید نہیں ہوئی اس لئے ابھی وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ سراوون ڈکسن بسہولت تمام اپنے فرائض سرانجام دے سکیں گے۔ گو پاکستان نے اپنی طرف سے انہیں قولاً اور فعلاً تعاون کا یقین دلایا ہے۔

چوہدری صاحب نے کامل سکون و سکوت کے عالم میں کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک تقریر کی۔ جس میں ہال مع گوشہ برآواز رہا۔ تقریر کے بعد آنریبل نسیم حسن مشیر تعلیم حکومت پنجاب نے چوہدری صاحب کی خدمات ملک و ملت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا میں یہ جسارت تو نہیں کر سکتا کہ آنریبل چوہدری صاحب کی حقیقت افروز تقریر پر کوئی تبصرہ کر سکوں

البتہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ قوم اور وہ ملک خوش قسمت ہے جسے چوہدری ظفر اللہ خان جیسی ہستیاں قوم و ملک کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔ دنیا میں صرف ۵ ایسے بلند مرتبت اور عالمگیر شہرت و ذہانت کے اشخاص تسلیم کئے گئے ہیں۔ ان میں پاکستان کا یہ مایہ ناز فرزند بھی ہے۔ ہم اس اعزاز و اکرام پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے لیکن آنریبل چوہدری صاحب کی اس ذہانت اور استقلال سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے قوم کو قوت کی ضرورت ہے۔ کوئی قوم آج تک قوت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکی۔ لہذا میں گزارش کرونگا کہ قوموں کی زندگی کے متعلق آپ یہ نظریہ کبھی فراموش نہ کریں۔ کہ

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

(سٹاف رپورٹر)

لاہور ۵ مئی حکومت پنجاب نے ایک لاکھ روپے کی بنیادی منظوری (فونڈیشن گرانٹ) ترجموں کا ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ اس بورڈ کی پہلی میٹنگ ۴ مئی ۱۹۵۰ء کو آنریبل شیخ نسیم حسن کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔

فرانسیسی نوآبادیات میں آزاد تجارت زر

پیرس ۴ مئی۔ یہاں ایک حکم جاری کیا گیا ہے۔ جس کے علاوہ تحت ہند چینی کے اور تمام فرانسیسی نوآبادیات میں سونے کی آزادانہ تجارت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اور سونا رکھنے کا حق بحال کر دیا گیا ہے۔

فرانس کے شہروں میں دو سال پہلے پیرس میں سونے کی آزاد منڈی کے کھل جانے کے موقع پر سونے پر عائد کی ہوئی جنگی پابندیاں ہٹائی گئی تھیں (اسٹار)

امریکی قصبہ میں امتناع شراب

نیویارک ۵ مئی ٹینیسی کے قصبہ ناکسویل میں شراب پینا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اب شہری کونسل نے پینٹ کو پتلا کرنے والے ایک رقیق کی فروخت پر بھی پابندی لگا دی ہے جسے شراب کی جگہ استعمال کیا جانے لگا تھا۔ کونسل کو بتایا گیا کہ "لوگ اس رقیق کو کہیں سے بھی خرید سکتے ہیں اور اسے پی کر وہ بالکل پاگل ہو جاتے ہیں"۔ (اسٹار)

نئی آرام دہ ایمبولنس گاڑیاں

لندن ۵ مئی۔ یہاں جو نئی ایمبولنس گاڑیاں بنائی جا رہی ہیں۔ ان میں ہسپتال کے وارڈ کے آرام کا سا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں بہت آرام دہ بستر۔ ٹھنڈا اور گرم پانی اور دوا آرام کرسیاں ہونگی

(اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے گرمائی انتخابات

کل مورخہ ۴ مئی ۱۹۵۰ء بروز جمعرات بوقت ۸½ صبح کالج یونین کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت پروفیسر محمد مقبول الہٰی صاحب ایم۔اے منعقد ہوا۔ جس میں موسم گرما کے لئے یونین کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد صدر محترم نے اپنی قیمتی ہدایات سے طلبا کو بہرہ ور فرمایا۔ اس کے بعد ووٹ لئے گئے۔ سب سے پہلے نائب صدر کا انتخاب ہوا۔ جس میں میاں حسام الدین صاحب فورتھ ایئر نے اپنے مدمقابل رفیق احمد نون کو ۳۳ کے مقابلے میں ۵۱ ووٹوں سے شکست دی۔ اور اس طرح دوسری مرتبہ کامیاب ہوئے۔

اس کے بعد سیکرٹری کا انتخاب ہوا۔ محمد جمیل صاحب چغتائی فورتھ ایئر نے حمید احمد حامد سے ۳۰ کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ سب سے آخر میں جائنٹ سیکرٹری کا انتخاب عمل میں آیا۔ محمد حمید اللہ ظفر سیکنڈ ایر اپنے دونوں حریفوں فیض احمد اسلم اور بشیر احمد رفیق سے سبقت لے گئے۔ تینوں کے ووٹ علی الترتیب ۲۶۔۲۳ اور ۳۲ تھے۔ صاحب صدر کے آخر میں نتائج سنانے پر اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ (محمد حمید اللہ ظفر جائنٹ سیکرٹری یونین)

سرد جنگ جیتنے کے لئے امریکہ سب کچھ داؤ پر لگا دیگا۔

صدر ٹرومین کا اعلان مارشل پلان جنگ جیتنے کا بہترین حربہ ہے

واشنگٹن ۴ مئی۔ صدر ٹرومین نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ امریکہ موجودہ "سرد جنگ" کو جیتنے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ مارشل پلان سرد جنگ کو جیتنے کا ایک اہم حربہ ہے۔ جو مسلح جنگ کی نسبت زیادہ ارزاں اور موثر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگلے سال میرا دفاعی بجٹ موجودہ بجٹ سے بہت ہی کم ہوگا۔ اس سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ڈیفنس کا انتظام خاطر خواہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کہ کمیونسٹ ممالک کو اقوام متحدہ سے نکال دیا جائے۔ آپ نے مسٹر لی سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے موجودہ دورہ ماسکو پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے سیکرٹری جنرل کی اس تجویز پر بھی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ تمام ممالک کے "بڑوں" کو آپس میں ایک آدھ مرتبہ ضرور ملنا چاہیئے۔ تاکہ جو اختلافات ہوں اپنی باہمی افہام و تفہیم سے طے کئے جا سکیں

آپ نے اس بات کی بھی تردید کی کہ مسٹر لی سیکرٹری جنرل ان کی طرف سے کوئی پیغام مارشل سٹالن کے لئے نہیں لے جا رہے ہیں۔

متروکہ جائداد کا مسئلہ ——— جلد طے پا جائے گا

نئی دہلی ۴ مئی۔ حکومت ہندوستان نے سہارنپور میں حکومت پاکستان کے بعض ملازموں کی جائداد ضبط کر لی تھی۔ وہ انہیں واپس کر دی ہے۔ اس فیصلہ سے مسٹر موہن لال سکسینہ وزیر بحالیات ہندوستان نے خواجہ شہاب الدین کو ایک نجی خط کے ذریعہ مطلع کر دیا ہے۔ خط میں انہوں نے اس امر کا امکان بھی ظاہر کیا ہے کہ متروکہ جائداد کا مسئلہ بھی بہت جلد طے پا جائے گا۔

ٹائپسٹ بار بردار ہوتے ہیں۔

لندن ۵ مئی۔ یہاں کے تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسط درجہ کے ٹائپسٹ اپنی انگلیوں سے دس ٹن وزن اٹھا لیتے ہیں۔ ٹائپ رائیٹر بنانے والوں کا بیان ہے کہ ایک حرف مارنے میں وہ ۱۴ اونس وزن اٹھاتے ہیں۔ اور جب ایک ساتھ کئی نقلیں کی جاتی ہیں۔ تو یہ وزن اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ایک دن تیس کاروباری خط لکھنے میں اندازہ کیا گیا ہے کہ دس ٹن وزن اٹھ جاتا ہے۔

(اسٹار)